نُورُ الشَّيب

وَحُكمُ تغيِيرِه

في ضوءِ الكتابِ والسُّنَّة

تأليف الفقير إلى الله تعالى

سعيد بن علي بن وهف القحطاني

نور الشيب وحكم تغييره

في ضوء الكتاب والسنة

تأليف فضيلة الشيخ/ د. سعيد بن علي بن وهف القحطاني حفظه الله تعالى

خضاب کی شرعی حیثیت

کتاب وسنت کی روشنی میں

اردو ترجمہ بقلم:

ابو عبداللہ عنایت اللہ بن حفیظ اللہ سنابلی مدنی

مترجم سے رابطہ کے لئے:

Mobile: +91-9773026335 • Tel.: +91-22-25355252

E-Mail: inayatullahmadani@yahoo.com

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وحده، والصلاة والسلام على من لا نبي بعده، أما بعد:

فإن الشيخ عنايت الله بن حفيظ الله هندي الجنسية معروف لدي منذ دهر طويل بسلامة المنهج والمعتقد، وقد كان داعية (رسمي) في مكتب الجاليات والدعوة والإرشاد بمدينة عنيزة بالمملكة العربية السعودية، ثم انتقل للدراسة في الجامعة الإسلامية كلية الحديث الشريف وتخرج بتقدير ممتاز، ولمعرفتي بسلامة منهجه أذنت له بترجمة أي كتاب من كتبي يرغب في ترجمته، وقد ترجم لي إلى الآن خمسة عشر كتابا، راجعنا منها أربعة عشر كتابا فوجدناها مترجمة ترجمة سليمة على منهج أهل السنة والجماعة.

وأوصي من يرى تزكيتي هذه أن يجعل الشيخ عنايت الله محل الثقة فإنه كذلك، سواء كان ذلك في الترجمة أو غيرها من الأعمال، لأمانته، وصدقه، وسلامة معتقده، هكذا أحسبه والله حسيبه ولا أزكي على الله أحدا. وصلى الله على نبينا محمد وعلى آله وأصحابه أجمعين.

قاله وكتبه الفقير إلى الله تعالى

د. سعيد بن علي بن وهف القحطاني

١٤٣١/٥/١١هـ

بسم الله الرحمن الرحيم

من سعيد بن علي بن وهف القحطاني إلى الأخ الشيخ عنايت الله بن حفيظ الله سلمه الله تعالى.

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته أما بعد:

فأرجو إرسال كل كتاب تترجمونه من كتبي إلى موقع دار الإسلام بعد مراجعته، حتى ينشر في هذا الموقع المبارك، والله أسأل أن يجعل ذلك في موازين حسناتكم وجزاكم الله خيرا.

والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته

أخوك ومحبك في الله

د. سعيد بن علي بن وهف القحطاني

١٤٣١/٥/١١هـ

مُقَدِّمَة

إن الحمد لله، نحمده ونستعينه ونستغفره ونعوذ بالله من شرور أنفسنا، وسيئات أعمالنا، من يهده الله فلا مضل له، ومن يضلل فلا هادي له، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له، وأشهد أن محمداً عبده ورسوله، صلى الله عليه وعلى آله وأصحابه، ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين، وسلم تسليماً كثيراً، أما بعد :

یہ مختصر سی چند باتیں ہیں جن میں میں نے اختصار کے ساتھ اس شخص کی فضیلت بیان کی ہے جس کے بال اسلام (کی حالت) میں سفید ہو جائیں، اور میں نے وہ حدیثیں ذکر کی ہیں جن میں (بالوں کی رنگائی کے لئے)

کالے خضاب، مہندی مع کتم (ایک پودا) اور زرد رنگ کے استعمال کا حکم بیان کیا گیا ہے؛ نیز اس بارے میں اہل علم کے بعض اقوال بھی ذکر کیا ہے تاکہ متلاشی حق کے لئے حق واضح ہوجائے اور یہ بھی معلوم ہوجائے کہ قول رسول ﷺ کے ساتھ کسی کے قول کی کوئی حیثیت نہیں، آپ ﷺ کی سنت ہی مستحق اتباع ہے گرچہ مخالفت کرنے والے اس کی مخالفت کرتے رہیں، اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿وما آتاكم الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا واتقوا الله إن الله شديد العقاب﴾(۱)۔

اور رسول جو کچھ تمہیں دیں اسے لے لو اور جس سے منع کریں اس سے باز آجاؤ، اور اللہ سے ڈرتے رہا کرو، بیشک اللہ تعالیٰ سخت عذاب والا ہے۔

میں اللہ کریم سے سوال کرتا ہوں کہ وہ اس عمل کو خالص اپنے وجہ کریم کے لئے بنائے اور اس سے مجھے میری زندگی میں اور مرنے کے بعد نفع

(۱) سورۃ الحشر:۷۔

پہنچائے اور جس شخص تک بھی یہ کتاب پہنچے اسے اس کے لئے نفع بخش بنائے، وہ اللہ عزوجل سب سے بہتر ذات ہے جس سے سوال کیا جاتا ہے اور انتہائی کریم ہے جس سے امید وابستہ کی جاتی ہے، وہی ہمارے لئے کافی اور بہترین کارساز ہے۔

وصلى الله وسلم على عبده ورسوله الأمين نبينا محمد وعلى آله وأصحابه أجمعين.

سعید بن علی بن وہف القحطانی

بروز منگل مطابق ۲۷/۳/۱۴۱۹ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على نبينا محمد وعلى آله وأصحابه أجمعين، وبعد:

بالوں کی سفیدی اور اس کی تبدیلی کے حکم کے سلسلہ میں بکثرت حدیثیں مروی ہیں، چند حدیثیں حسب ذیل ہیں:

۱- عمرو بن شعیب سے روایت ہے وہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے سفید بالوں کو اکھیڑنے سے منع کیا ہے، اور فرمایا ہے:

"**إنه نور المسلم**"(۱)۔

---

(۱) جامع ترمذی، کتاب الادب، باب ماجاء فی النہی عن نتف الشیب، ۵/۱۲۵، حدیث: (۲۸۲۱) وابن ماجہ، کتاب الادب، باب نتف الشیب، ۲/۱۲۲۶، حدیث (۳۷۲۱)==

یہ مسلمان کا نور ہے۔

۲- کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

''من شاب شيبة في الإسلام كانت له نوراً يوم القيامة''(۱)۔

جس کے بال (بڑھاپے کے سبب) اسلام (کی حالت) میں سفید ہوگئے، وہ قیامت کے روز اس کے لئے روشنی ہوں گے۔

= = ومسند احمد بن حنبل،۲/۱۷۹، ۲۰۷، ۲۱۰، ۲۱۲، علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح سنن ترمذی (۲/۳۶۹) اور سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ حدیث (۱۲۴۳) میں صحیح قرار دیا ہے۔

(۱) جامع ترمذی، کتاب فضائل الجهاد، باب ماجاء فی فضل من شاب شیبۃ فی سبیل اللہ،۴/۱۷۲، حدیث (۱۶۳۴)، وسنن نسائی، کتاب الزینۃ، باب النہی عن نتف الشیب، ۸/۱۳۶، حدیث (۵۰۶۸)، وصحیح ابن حبان، بروایت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ، ۷/۲۵۱، حدیث (۲۹۸۳)، امام ابوداود رحمہ اللہ نے بھی بسند عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ اس کے ہم معنیٰ الفاظ میں روایت کیا ہے، کتاب الترجل، باب نتف الشیب ،۴/ ۸۵، حدیث (۴۲۰۲)، ومسند احمد،۴/۴۱۳، ۲۳۶، و۶/ ۲۰، علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ (۳/ ۲۴۸، حدیث:۱۲۴۴) اور صحیح سنن ترمذی (۲/ ۱۲۶) میں صحیح قرار دیا ہے۔

۳- عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''من شاب شيبة في سبيل الله كانت له نوراً يوم القيامة''(۱)۔

جس کے بال (بڑھاپے کے سبب) اللہ کی راہ میں سفید ہوگئے، وہ قیامت کے روز اس کے لئے روشنی ہوں گے۔

۴- عمرو بن شعیب سے روایت ہے وہ اپنے والد اور وہ اپنے دادا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''الشيب نور المؤمن، لا يشيب رجل شيبة في الإسلام إلا كانت له بكل شيبة حسنة، ورفع بها

---

(۱) جامع ترمذی، کتاب فضائل الجهاد، باب ماجاء فی فضل من شاب شیبۃ فی سبیل اللہ، ۴/۱۷۲، حدیث (۱۶۳۵)، اور فرمایا ہے کہ: ''یہ حدیث حسن صحیح ہے'' امام ابن حبان نے بروایت ابونجیح سلمی روایت کیا ہے، ۷/۲۵۲، حدیث (۲۹۸۴)۔

درجة"(۱)۔

سفید بال مومن کا نور ہے جس کسی شخص کے بال اسلام میں سفید ہوتے ہیں اسے ہر ہر بال کے عوض ایک ایک نیکی ملتی ہے اور ایک درجہ بلند ہوتا ہے۔

۵-ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے:

"لا تنتفوا الشيب؛ فإنه نور يوم القيامة ، ومن شاب شيبة في الإسلام ، كتب له بها حسنة ، وحط عنه بها خطيئة، ورفع له بها درجة"(۲)۔

سفید بال نہ اکھیڑو، کیونکہ وہ قیامت کے روز روشنی ہوگا، اور جس

(۱) شعب الایمان للبیہقی، ۵/۲۰۵، حدیث (۶۳۸۷)، علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ (حدیث/۱۲۴۳) میں حسن قرار دیا ہے، نیز امام ابوداود رحمہ اللہ نے اس کے ہم معنیٰ الفاظ میں روایت کیا ہے، کتاب الترجل، باب فی نتف الشیب، ۴/۸۵، حدیث (۴۲۰۲)۔

(۲) صحیح ابن حبان، ۷/۲۵۳، حدیث (۲۹۸۵)، اس کی سند علامہ شعیب ارنووط نے حسن کہا ہے، نیز علامہ البانی نے سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ (۳/۲۴۷، حدیث:۱۲۴۳) میں حسن قرار دیا ہے۔

شخص کے بال اسلام میں سفید ہو گئے، اس کے لئے اس کے عوض ایک نیکی لکھی جائے گی، ایک گناہ مٹایا جائے گا اور ایک درجہ بلند ہوگا۔

اس معنیٰ کی بیشمار حدیثیں ہیں، جو دس سے زائد صحابۂ کرام سے مروی ہیں، مذکورہ پانچ حدیثیں سفید بالوں کی فضیلت بیان کرتی ہیں اور یہ کہ انہیں نہ اکھیڑا جائے، کیونکہ وہ مسلمان کا نور اور وقار ہیں، اور وقار انسان کو غرور وتکبر سے روکتا ہے اور اسے اطاعت اور توبہ کی طرف مائل کرتا ہے، اس کی نفسانی خواہشات بجھ جاتی ہیں، چنانچہ وہ اس کا نور بن جاتا ہے جو حشر کی تاریکیوں میں اس کے آگے آگے چلے گا' یہاں تک کہ اسے جنت میں داخل کر دے گا (۱)، چنانچہ سفید بال بذات خود نور ہو جائے گا جس سے وہ شخص ہدایت یاب ہوگا، اور قیامت کے روز اس کے سامنے دوڑے گا' اور بال کی سفیدی گرچہ بندہ کی اپنی کمائی نہیں ہوتی، لیکن اگر اس کا سبب جہاد یا خوف الٰہی ہو تو اسے اس کے قائم مقام سمجھا جائے گا، چنانچہ داڑھی،

(۱) دیکھئے: شرح الطیبی بر مشکاۃ المصابیح، ۹/۲۹۳۴۔

مونچھ، عنفقہ (نچلے ہونٹ اور داڑھ کے درمیانی بال) اور ابرو کے سفید بالوں کو اکھیڑنا مکروہ ہے، امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر حرام کہا جائے تو بھی مبالغہ نہ ہوگا (۱)۔

اور جو اس سفیدی کو سیاہی سے تبدیل کرے گا (کالا خضاب لگائے گا) اسے یہ نور حاصل نہ ہوگا، الا یہ کہ وہ توبہ کرلے یا اللہ تعالی اسے معاف فرمادے (۲)۔

یہ سفید بال اعمال صالحہ کی روشنی کا بھی سبب ہے، چنانچہ وہ مسلمان کی قبر میں روشنی ہوگا اور حشر کی تاریکیوں میں اس کے سامنے دوڑے گا (۳)۔

یہ فضیلت ایک سفید بال سے بھی حاصل ہوتی ہے، وہ (ایک بال) روشنی اور موقف کی تاریکیوں اور ہولناکیوں سے نجات دلانے والا ہوگا (۴)۔

---

(۱) دیکھئے: فیض القدیر، شرح الجامع الصغیر للمناوی، ۶/ ۱۵۶، وتحفۃ الاحوذی للمبارکفوری، ۵/۲۶۱۔

(۲) دیکھئے: حوالہ سابق، ۶/ ۱۵۷۔

(۳) دیکھئے: مرقاۃ المفاتیح، لملاعلی القاری، ۸/ ۲۳۵۔

(۴) دیکھئے: تحفۃ الاحوذی شرح جامع الترمذی، للمبارکفوری، ۵/ ۲۶۱۔

ان احادیث میں وارد یہ فضیلت مسلمان کو سفید بال کے نہ اکھیڑنے کی رغبت دلاتی ہے، اور اکھیڑنے سے زیادہ سنگین اسے سیاہی سے تبدیل کرنا ہے کیونکہ اللہ کے نبی ﷺ نے اس سے روکا اور تنبیہ فرمائی ہے۔

۶- چنانچہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ ابو قحافہ کو فتح مکہ کے روز لایا گیا، ان کے سر اور داڑھی کے بال ثغامہ کی مانند سفید تھے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"**غیروا هذا بشيء واجتنبوا السواد**"(۱)۔

اسے کسی چیز سے بدل لو اور سیاہی سے اجتناب کرو۔

"ثغامہ" ایک سفید پودا ہے جس کا پھول اور پھل دونوں سفید ہوتا ہے، بالوں کی سفیدی کو اس سے تشبیہ دی گئی ہے، اور کہا گیا ہے کہ یہ ایک درخت ہے جو برف یا نمک کی طرح سفید ہوتا ہے (۲)۔

---

(۱) صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینہ، باب استحباب خضاب الشیب بصفرۃ أوحمرۃ وتحریمہ بالسواد، ۳/ ۱۶۶۳، حدیث (۴۲۱۲)۔

(۲) المفھم لما اشکل من تلخیص کتاب مسلم، للقرطبی، ۵/ ۴۱۸۔

فرمان نبوی ''اسے کسی چیز سے بدل لو' سفیدی سے بدلنے کا حکم ہے، یہی خلفاء راشدین اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی ایک جماعت نے بھی کہا ہے، لیکن کسی نے اس کے وجوب کی بات نہیں کہی ہے بلکہ یہ مستحب ہے(۱)۔

امام قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''لوگوں کا یہ کہنا کہ نبی کریم ﷺ نے خضاب نہیں لگایا' صحیح نہیں ہے کیونکہ آپ ﷺ سے صحیح سندوں کی بنیاد پر ثابت ہے کہ آپ نے مہندی اور زردی (پیلے رنگ) کا خضاب لگایا ہے'' (۲)۔

شاید امام قرطبی رحمہ اللہ کا اشارہ ابو رمثہ رضی اللہ عنہ کی (درج ذیل) حدیث کی طرف ہے جس میں وہ بیان کرتے ہیں:

۷- ''أتيت أنا وأبي النبي ﷺ، وكان قد لطخ لحيته

(۱) حوالہ سابق، ۵/ ۴۱۸۔ میں (راقم الحروف) نے علامہ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ کو مورخہ ۲۱/ ۸/ ۱۴۱۸ھ کو سنن نسائی کی حدیث (۵۰۷۳) کی شرح کرتے ہوئے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: ''خضاب سنت موکدہ ہے واجب نہیں''۔

(۲) حوالہ سابق، ۵/ ۴۱۸۔

بالحناء'' (۱)۔

یعنی میں اور میرے ابا جان نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور (دیکھا کہ) آپ اپنی داڑھی مبارک کو حنا (مہندی) سے رنگے ہوئے تھے۔

۸- نیز انہی سے روایت ہے، بیان فرماتے ہیں:

''أتيت النبي ﷺ ورأيته قد لطخ لحيته بالصفرة'' (۲)۔

میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو دیکھا کہ آپ اپنی داڑھی مبارک کو زرد رنگ سے رنگے ہوئے ہیں۔

(۱) سنن نسائی، کتاب الزینہ، باب الخضاب بالحناء والکتم، ۸/ ۱۴۰، حدیث (۵۰۸۳)، و ابوداود، کتاب الترجل، باب فی الخضاب، ۴/ ۸۶، حدیث (۴۲۰۶)، علامہ البانی نے اسے صحیح سنن نسائی (۳/ ۱۰۴۴) میں صحیح قرار دیا ہے۔

(۲) سنن نسائی، کتاب الزینہ، باب الخضاب بالحناء والکتم، ۸/ ۱۴۰، حدیث (۵۰۸۴)، و ابوداود، کتاب الترجل، باب فی الخضاب، ۴/ ۸۶، حدیث (۴۲۰۸)، علامہ البانی نے اسے صحیح سنن نسائی (۳/ ۱۰۴۴) اور مختصر الشمائل المحمدیہ (ص/ ۴۰، ۴۱ حدیث: ۳۶، ۳۷) میں صحیح قرار دیا ہے۔

۹- زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ: ''میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو اپنی داڑھی کو زرد رنگ سے رنگتے ہوئے دیکھا، تو میں نے عرض کیا اے ابوعبدالرحمٰن! آپ اپنی داڑھی کو خلوق (ایک قسم کی خوشبو کس کا رنگ زرد کے قریب ہوتا ہے) سے رنگتے ہیں؟ انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ اپنی داڑھی کو زرد کرتے تھے، اور اس سے زیادہ کوئی رنگ آپ کو محبوب نہ تھا''(۱)۔

یہ تو رہے نبی کریم ﷺ کے عملی دلائل، آپ کی قولی حدیثوں سے بھی اس کا ثبوت ملتا ہے۔

۱۰- ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''إن أحسن ما غيرتم به الشيب : الحناء

(۱) سنن نسائی، کتاب الزینہ، باب الخضاب بالصفرہ، ۱۴۰/۸، حدیث (۵۰۸۵)، علامہ البانی نے اسے صحیح سنن نسائی (۱۰۴۴/۳) میں صحیح قرار دیا ہے۔

والكتم''(۱)۔

سب سے بہتر چیز جس سے تم اپنے بالوں کی سفیدی بدلو گے حنا (مہندی) اور کتم (ایک پودا جس سے سیاہی مائل سرخ رنگ پیدا ہوتا ہے) ہیں۔

۱۱- اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس سے گزرا جس نے اپنے بالوں میں مہندی لگا رکھی تھی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: **''ما أحسن هذا؟''** کیا خوب ہے یہ! فرماتے ہیں کہ ایک دوسرا شخص گزرا جو اپنے بالوں کو مہندی اور کتم دونوں سے رنگا تھا، تو آپ نے فرمایا: **''هذا أحسن من هذا''** یہ اس (پہلے) سے بھی بہتر ہے، بیان کرتے ہیں کہ پھر ایک تیسرے شخص کا گزر ہوا، جس نے اپنے بالوں میں زرد خضاب لگا رکھا تھا، تو آپ ﷺ

(۱) سنن نسائی، کتاب الزینہ، باب الخضاب بالحناء والکتم، ۱۳۹/۸، حدیث (۵۰۷۷-۵۰۸۰)، نیز بروایت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ، حدیث (۵۰۸۱،۵۰۸۲) و ابوداود، کتاب الترجل، باب ''فی الخضاب''، ۸۵/۴، حدیث (۴۲۰۵)۔

نے فرمایا: ''**هذا أحسن من هذا كله**''، یہ اُن تمام سے بہتر ہے(۱)۔

۱۲- اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ ''نبی کریم ﷺ سبتی (۲) جوتے پہنتے تھے اور اپنی داڑھی مبارک کو ورس (ایک خوشبودار پودا جس کا رنگ سرخ کے قریب ہوتا ہے) اور زعفران (ایک خوشبودار پودا جس کا رنگ گیروا ہوتا ہے) سے زرد کرتے تھے'' اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے(۳)۔

میں (راقم الحروف) نے علامہ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ کو

---

(۱) سنن ابوداود، کتاب الترجل، باب ماجاء فی خضاب الصفر ہ، ۴/۸۶، حدیث (۴۲۱۱) علامہ البانی نے مشکاۃ المصابیح کی تحقیق میں فرمایا ہے: ''اس کی سند جید ہے'' ۲/۱۲۶۶۔

(۲) سبتی ''سبت'' کی طرف منسوب ہے جس کے معنیٰ دباغت دی ہوئی اور بال اتاری ہوئی جلد کے ہیں، اور دباغت ایک مخصوص عمل کو کہتے ہیں جس سے جلد کی رطوبت اور بدبو زائل ہوجاتی ہے، آپ ﷺ ایسی ہی جلد سے بنا ہوا جوتا پہنا کرتے تھے۔ (مترجم)

(۳) سنن نسائی، کتاب الزینہ، باب تصفیر اللحیۃ بالورس والزعفران، ۸/۱۸۶، حدیث (۵۲۴۴)، وابوداود، کتاب الترجل، باب ماجاء فی خضاب الصفر ہ، ۴/۸۶، حدیث (۴۲۱۰)، علامہ البانی نے اسے صحیح سنن نسائی (۳/۱۰۶۵، حدیث: ۴۸۳۹) اور صحیح سنن ابوداود (۲/۷۹۲) میں صحیح قرار دیا ہے۔

بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ: ''زردی استعمال کرنے کا ذکر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے صحیحین میں بھی وارد ہے، اور داڑھی یا مونچھ یا سر کے بال زعفران کے استعمال سے مستثنیٰ ہیں'' (۱)۔

نیز یہ بھی فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: ''مہندی یا زرد رنگ یا مہندی اور کتم کا خضاب لگانا سنت ہے'' (۲)۔

امام قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''جہاں تک خالص مہندی اور مہندی اور کتم کا خضاب لگانے کی بات ہے تو اس میں اختلاف کرنا مناسب نہیں' کیونکہ اس بارے میں حدیثیں صحیح ہیں البتہ بعض علماء نے کہا ہے کہ اس میں مسئلہ دو حالتوں پر محمول ہے:

(۱) ملک (یا شہر) کی عادت، چنانچہ جس شخص کے یہاں کا (ماحول) خضاب نہ لگانا ہو اس کا ماحول کے خلاف عمل کرنا ایک قبیح اور ناپسندیدہ

---

(۱) یہ بات میں نے علامہ رحمہ اللہ سے مورخہ ۱۰/۱۱/۱۴۱۸ھ بروز اتوار، بعد نماز مغرب جامع امیرہ سارہ میں سنن نسائی کی حدیث (۵۲۴۴) کی شرح کرتے ہوئے سنا ہے۔

(۲) یہ بات میں نے علامہ رحمہ اللہ سے مورخہ ۲۴/۸/۱۴۱۸ھ کو مذکورہ مقام پر سنن نسائی کی حدیث (۵۰۸۵) کی شرح کرتے ہوئے سنا ہے۔

شہرت ہے۔

(۲) بالوں کی سفیدی میں لوگوں کے حالات کا مختلف ہونا، چنانچہ بعض صاف ستھرے سفید بال خضاب شدہ بالوں سے خوبصورت لگتے ہیں، اوراس کے برعکس بھی ہوتا ہے، لہٰذا جسے خضاب برا لگے وہ اس سے اجتناب کرے، اور جسے اچھا لگے وہ استعمال کرے، اور خضاب کے دو فائدے ہیں:

پہلا فائدہ: گردوغبار اور دھوئیں وغیرہ سے بالوں کی حفاظت۔

دوسرا فائدہ: اہل کتاب (یہود ونصاریٰ) کی مخالفت (۱)۔

۱۳- کیونکہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

''إن اليهود والنصارى لايصبغون فخالفوهم''(۲)۔

یہود ونصاریٰ اپنے بالوں کو نہیں رنگتے ہیں، لہٰذا ان کی مخالفت کرو۔

---

(۱) المفهم لما اشكل من تلخيص كتاب مسلم، ۵/۴۲۰۔

(۲) متفق علیہ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ: صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، ۴/۱۷۵ حدیث (۳۴۶۲) وصحیح مسلم، کتاب اللباس والزینہ، باب فی مخالفة اليهود فی الصبغ، ۳/۱۶۶۳، حدیث (۲۱۰۳)۔

مزید فرماتے ہیں: ''لیکن یہ بالوں کا رنگنا سیاہی کے علاوہ سے ہوگا، کیونکہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: ''**واجتنبوا السواد**''یعنی سیاہی سے اجتناب کرو، واللہ اعلم''(۱)۔

نیز فرماتے ہیں: ''نبی کریم ﷺ کے فرمان''**واجتنبوا السواد**'' یعنی سیاہی سے اجتناب کرو، کالے خضاب سے اجتناب کرنے کا حکم ہے، اور ایک جماعت نے اسے ناپسند کیا ہے، ان میں سے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور امام مالک رحمہ اللہ بھی ہیں، اس حدیث سے ظاہر بھی یہی ہوتا ہے، اس (کالے سے اجتناب) کی علت یہ بھی بتائی گئی ہے کہ یہ عورتوں سے حیلہ اپنانے کے قبیل سے ہے، اور یہ کہ وہ چہرے میں سیاہی ہے، لہٰذا ناپسندیدہ ہے' کیونکہ یہ جہنمیوں کے حلیہ سے مشابہت رکھتا ہے''(۲)۔

پھر آپ (امام قرطبی رحمہ اللہ) نے سلف صالحین کی ایک بڑی جماعت کا ذکر کیا ہے' جو اپنے بالوں کو سیاہی سے رنگا کرتے تھے، اور فرمایا ہے کہ''

---

(۱) المفهم لما اشكل من تلخيص كتاب مسلم، ۵/۴۲۰۔

(۲) حوالہ سابق، ۵/۴۱۹۔

میں نہیں جانتا کہ ابوقحافہ کی حدیث کے تئیں ان کا کیا عذر ہوسکتا ہے؟ لہٰذا اس کا کم سے کم درجہ کراہت ہے جیسا کہ امام مالک رحمہ اللہ کا مذہب ہے''(۱)۔

میں (راقم) کہتا ہوں کہ جہاں تک سلف رحمہم اللہ جو سیاہی کا استعمال کیا کرتے تھے ان کے عذر کی بات ہے تو وہ اس بات پر محمول ہے کہ انہیں سیاہی سے رنگنے کے بارے میں صریح ممانعت کی حدیث نہیں پہنچی تھی، واللہ اعلم۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''ہمارا مذہب یہ ہے کہ مرد وعورت کے لئے بالوں کو زرد یا سرخ سے رنگنا مستحب ہے اور صحیح ترین قول کے مطابق کالا خضاب لگانا حرام ہے''(۲)۔

سیاہ خضاب کی حرمت کے بارے میں امام نووی رحمہ اللہ اور ان کے موافقین کے اختیار کردہ رائے کی تائید عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے

---

(۱) المفھم لما اشکل من تلخیص کتاب مسلم، ۵/۴۱۹۔

(۲) صحیح مسلم بشرح نووی، ۱۴/۳۲۵۔

ثابت اس حدیث سے ہوتی ہے جس میں وہ بیان کرتے ہیں کہ:

۱۴- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''**يكون قوم يخضبون في آخر الزمان بالسواد كحواصل الحمام، لا يريحون رائحة الجنة**''(۱)۔

آخری زمانہ میں کچھ ایسے لوگ آئیں گے جو کبوتر کے سینہ کی مانند کالا خضاب لگائیں گے، ایسے لوگ جنت کی خوشبو بھی نہ پائیں گے۔

میں (راقم) نے سماحۃ الشیخ علامہ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ کو اس حدیث کے بارے میں فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: ''اس حدیث کی سند جید (عمدہ) ہے، اور یہ حدیث بالوں کو سیاہی سے بدلنے کی حرمت پر

---

(۱) سنن ابوداود، کتاب الترجل، باب ماجاء فی خضاب السواد، ۴/۸۷، حدیث (۴۲۱۲)، وسنن نسائی کتاب الزینہ، باب النہی عن الخضاب بالسواد، ۸/۱۳۸، حدیث (۵۰۷۵)، ومسند احمد، ۱/۲۷۳، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری (۶/۴۹۹) میں فرمایا ہے: ''اس حدیث کی سند قوی ہے'' نیز علامہ البانی نے اس کی سند کو غایۃ المرام فی تخریج احادیث الحلال والحرام میں صحیح قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ شیخین (امام بخاری ومسلم) کی شرط پر ہے، ص ۸۴۔

دلالت کرتی ہے اور اس بات کا تقاضہ کرتی ہے کہ یہ گناہ کبیرہ ہے، کیونکہ یہ وعید ہے"(۱)۔

اور فرمان نبوی ﷺ:"**کحوا اصل الحمام**" کا مطلب ہے، یعنی کبوتر کے سینہ کی مانند، عام طور پر، کیونکہ بعض کبوتروں کے سینے سیاہ نہیں ہوتے (۲)۔

کالے خضاب کی قباحت پر بعض سلف جو کالا خضاب لگایا کرتے تھے، ان کا درج ذیل قول بھی دلالت کرتا ہے:

نسود أعلاها وتأبى أصولها

ولا خير في الأعلى إذا فسد الأصل (۳)

ہم بالوں کے اوپری حصہ کو سیاہ کرتے ہیں، جبکہ ان کی جڑیں یونہی رہتی

(۱) یہ بات میں نے آں رحمہ اللہ سے مورخہ ۲۱/ ۸/ ۱۴۱۸ھ کو بروز اتوار بعد نماز مغرب بدیعہ کی جامع امیرہ سارہ میں سنن نسائی کی حدیث (۵۰۷۵) کی شرح کرتے ہوئے سنا ہے۔

(۲) دیکھئے: شرح الطیبی علی مشکاۃ المصابیح، ۲۹۳۳/۹، ومرقاۃ المفاتیح، لملا علی القاری، ۲۳۲/۸۔

(۳) شرح مشکل الآثار، للطحاوی، ۳۱۴/۹۔

ہیں، اور جب اصل (جڑ) ہی خراب ہو تو اوپری حصہ میں کوئی بھلائی نہیں۔

امام ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:"صحیح بات یہ ہے کہ اس باب کی حدیثوں میں کسی طرح کا کوئی اختلاف نہیں، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے بالوں کی سفیدی کے بدلنے کے تعلق سے جن باتوں سے منع فرمایا ہے وہ دو چیزیں ہیں:

ایک اسے اکھیڑنا، اور دوسرے اس میں کالا خضاب لگانا۔

اور جن چیزوں کی اجازت دی ہے وہ اسے رنگنا اور کالے خضاب کے علاوہ جیسے مہندی اور کتم وغیرہ سے اسے بدلنا ہے، صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا یہی عمل رہا ہے... رہا کالا خضاب تو اسے اہل علم کی ایک جماعت نے ناپسند کیا ہے، اور سابقہ دلائل کی روشنی میں بلا شبہ یہی درست بھی ہے، امام احمد رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: کیا آپ کالا خضاب ناپسند کرتے ہیں؟ تو انھوں نے فرمایا: ہاں اللہ کی قسم! یہ ان مسائل میں سے ہے جن پر انھوں نے قسم کھائی ہے... اور اس مسئلہ میں کچھ لوگوں نے رخصت دی ہے، ان میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے متبعین ہیں، اور حسن، حسین، سعد بن ابی وقاص، عبداللہ بن جعفر

اورعقبہ بن عامر رضی اللہ عنہم سے بھی یہی مروی ہے، لیکن ان سے اس کا ثبوت محل نظر ہے، اور (بالفرض) اگر ثابت بھی ہوتو رسول اللہ ﷺ کے بالمقابل کسی کی بات کا کوئی اعتبار نہیں، آپ ﷺ کی سنت سب سے زیادہ مستحق اتباع ہے، گرچہ مخالفت کرنے والے اس کی مخالفت کریں'' (۱)۔

سفید بالوں اور ان کی تبدیلی کے بارے میں وارد احادیث کا خلاصہ حسب ذیل ہے:

(۱) سفید بال دنیا وآخرت میں مومن کا نور ہے۔

(۲) سفید بالوں کے اکھیڑنے کی ممانعت نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے۔

(۳) سفید بالوں سے نیکیوں میں اضافہ ہوتا ہے۔

(۴) سفید بالوں سے درجات بلند ہوتے ہیں۔

(۵) سفید بالوں سے گناہ مٹائے جاتے ہیں۔

---

(۱) تہذیب ابن القیم، مطبوع مع معالم السنن الخطابی، ۶/۱۰۴، نیز دیکھئے: غذاء الالباب لشرح منظومۃ الآداب، للشیخ محمد السفارینی، ۱/۴۱۵-۴۲۰، و۴۲۱-۴۲۸۔

(۶) بالوں میں کالا خضاب استعمال کرنے کی حرمت۔

(۷) سفید بالوں کو مہندی، یا زرد رنگ یا مہندی اور کتم کے ذریعہ رنگنا سنت موکدہ ہے۔

(۸) مہندی کا رنگ سرخ اور مہندی اور کتم کا رنگ سیاہی وسرخی کے مابین ہوتا ہے۔

(۹) سلف صالحین میں سے جنھوں نے بالوں میں کالے خضاب کا استعمال کیا ان کے پاس کتاب وسنت کی کوئی دلیل نہیں۔

(۱۰) رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مقابل کسی کے قول کا کوئی اعتبار نہیں خواہ کوئی بھی ہو۔

(۱۱) بالوں کی سفیدی کے درازی عمر کے علاوہ بھی کئی اسباب ہیں۔

چنانچہ بسا اوقات خوف الٰہی یا دوسرے کسی سبب سے بھی بال جلدی سفید ہوجاتے ہیں، چنانچہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ کے

بال سفید ہوگئے؟ تو آپ نے فرمایا:

”شیبتني هود، والواقعة، والمرسلات، وعم یتسآء لون، وإذا الشمس کورت“(۱)۔

سورۂ ہود، سورۂ واقعہ، سورۂ مرسلات، سورۂ عم یتساءلون (نبأ) اور سورۂ اذا الشّمس کورت (تکویر) نے مجھے بوڑھا کردیا (میرے بال سفید کردیئے)۔

ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ ہم دیکھ رہے ہیں کہ آپ کے بال سفید ہوگئے! تو آپ نے فرمایا:

”شیبتني هود وأخواتها“(۲)۔

(۱) جامع الترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب ومن سورة الواقعہ، ۴۰۲/۵، حدیث (۳۲۹۷) اور انھوں نے اس کی تحسین فرمائی ہے، نیز علامہ البانی نے اسے مختصر شمائل الترمذی، (ص ۴۰، حدیث: ۳۴) میں صحیح قرار دیا ہے۔

(۲) الشمائل للترمذی، اور علامہ البانی نے مختصر شمائل الترمذی (ص ۴۰، حدیث: ۳۵) میں صحیح قرار دیا ہے۔

سورۂ ہود اور اس کی بہنوں (ہم موضوع سورتوں) نے میرے بال سفید کردیئے۔

اللہ عزوجل ہی توفیق دہندہ ہے۔

وصلى الله وسلم على نبينا محمد وآله وصحبه أجمعين.

فہرست مضامین

موضوعات ومضامین	صفحہ نمبر
☆مقدمہ از مولف	۳
☆بالوں کی سفیدی اور اسے بدلنے سے متعلق احادیث	۷
۱-"إنه نور المسلم"	۷
۲-"من شاب شيبة في الإسلام ..."	۸
۳-"من شاب شيبة في سبيل الله ..."	۹
۴-"الشيب نور المــــؤمن، ..."	۹
۵- "لا تنتفوا الشيب؛ فإنه نور يوم القيامة..."	۱۰
٦-"غيروا هذا بشيء واجتنبوا السواد"	۱۳

۷- ”کان النبي ﷺ قد لطخ لحیته بالحناء“ ۱۴

۸- ”قد لطخ ﷺ لحیته بالصفرة“ ۱۵

۹- ”میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو اپنی داڑھی میں زرد خضاب لگاتے ہوئے دیکھا.“ ۱۶

۱۰-”إن أحسن ما غیرتم به الشیب : الحناء والکتم“ ۱۶

۱۱- ایک شخص نے اپنے بالوں میں مہندی لگا رکھی تھی، تو آپ ﷺ نے اسے دیکھ کر فرمایا:”ما أحسن هذا؟ “ ۱۷

☆ ایک دوسرا شخص اپنے بالوں کو مہندی اور کتم دونوں سے رنگے ہوئے تھا، تو آپ نے فرمایا:”هذا أحسن من هذا“ ۱۷

☆ ایک تیسرا شخص زرد خضاب لگائے ہوئے تھا، تو آپ ﷺ نے اسے دیکھ کر فرمایا:”هذا أحسن من هذا کله“ ۱۸

۱۲- ”نبی کریم ﷺ سبتی جوتے پہنتے تھے اور اپنی داڑھی مبارک کو ورس اور زعفران سے زرد کرتے تھے“ ۱۸

۱۳-”إن الیهود والنصاری لایصبغون فخالفوهم“ ۲۰

۱۴-”یکون قوم یخضبون في آخر الزمان ...“ ۲۳

☆ نسود أعلاها وتأبی أصولها ... ۲۴

☆ بالوں کی سفیدی کو بدلنے کے بارے میں علامہ ابن قیم کی تحقیق ۲۵

☆ (مذکورہ) احادیث سے مستنبط مسائل ۲۶

۱۵-”شیبتني هود، والواقعة، والمرسلات...“ ۲۸

۱۶- ”شیبتني هود وأخواتها“ ۲۸

فہرست موضوعات ۳۱

☆☆☆☆☆